REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومِ شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۹ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۹ اخاء ۱۳۴۱ ہش ۔ ۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۸ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

رات حضور کو حرارت ہو گئی تھی اس لئے نیند ٹھیک طرح نہیں آئی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

شکرِ نعمت

دُعا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

دینی و ایمانی امور میں ذرا سا بھی شک اور کھٹکا کسی قلب میں پیدا ہو جانا وہ گھن کا کیڑا ہے جس سے خدانخواستہ اس کے ایمان کی عمارت کے کھوکھلا ہو کر گرنے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا ہمارا آپ کا فرض نہیں ہے کہ اگر ایسے خزائن کو سیندھ لگتی دیکھیں تو آگاہ کر دیں ان کے مالکوں کو کہ ہوشیار باش!

اسی بناء پر حضرت منجھلے بھائی صاحب کا وہ مضمون بھی تھا جس نے محبت کی بناء پر لوگوں کو تڑپا کر رکھ دیا شاید سوتے ہوئے بھی جاگ اٹھے

مومن تو اس عالم میں بھی پل صراط ہی پار کرتا رہتا ہے ہر معاملہ میں۔ اور دعا کی صورت میں بھی خوف و رجاء کے درمیان سے ہی گزرنا اس کے لئے بھی پڑتا ہے۔ اگر خوف خدا اور اس کی غنا کا خیال اور فکر نہ ہو جب بھی تڑپ دعاؤں میں پیدا نہیں ہو سکتی اور اگر امید کا پلڑا ہلکا ہو جب اور بھی خرابی کہ دعا میں زور آ ہی نہیں سکتا جب مایوسی کی طرف میلان ہو۔ اللہ تعالیٰ سب دعاؤں کے قبول فرمانے پر قادر ہے اور ضرور صدق و محبت اور پختہ ایمان سے کی ہوئی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور بے شک سب کی سب۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو ہم چاہتے ہیں اسی صورت میں قبول ہو۔ یعنی اگرچہ کبھی ظاہری شکل میں ایک دعا کی قبولیت نظر نہ آئے مگر وہ بھی مقبول ہی ہوتی ہے اس کی کسی اور رحمت یا اس کی رضا اور تعلق کے حصول کی صورت میں۔ یہ دعا کا ہتھیار ایک بہت بڑا فضل ہے بڑا انعام ہے جو آپ کو عطا ہوا ہے اس سے کام لیں۔ بڑی بھاری امیدیں لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں جھک جائیں اور خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے لئے دعاؤں پر ان ایام میں زور دیں۔ یہ کہ ہماری دعائیں خدا تعالیٰ ان کی صحت و عافیت کے لئے سن لے ان کا ضعف و علالت قصۂ ماضی ہو جائے۔ اندھیرے دور ہو جائیں۔ روشنی آ جائے۔ تڑپ کر مانگیں، مچل کر مانگیں، رو کر مانگیں۔ اگر آپ کو اس نعمت مبارک وجود سے واقعی سچی محبت ہے تو ایسا مانگیں کہ خالی پھرنے کا بفضلہ تعالیٰ سوال ہی نہ ہو۔ بے شک تمام وعدے تمام نشان تمام کام بڑی شان کے ساتھ پورے ہو چکے مگر اب بھی ہم نے شکر نعمت کے لئے مانگنا ہے کہ ہمارے مولیٰ اس نعمت کو بہت عرصہ ہمارے درمیان سلامت رکھ اور یہ سایہ رحمت ہم پر مدتوں تک دراز ہوتا چلا جائے۔

بعض لوگ اس وہم میں بھی گرفتار ہیں کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام پہلے کی مانند زیادہ سامنے نہیں آ رہے۔ تو گویا اب آپ کو کسی بات کی خبر نہیں نہ سلسلہ کے کسی کام سے دلچسپی یا تعلق۔ یہ بھی بہت زہریلا خیال ہے۔ کیا خلیفہ کا چھ چھ سات سات گھنٹہ کی تقریر کرنا ہی کام ہے؟ بشریت کے ساتھ تو ضعف پیری بیماری علالت ساری باتیں لگی ہیں۔ اتنا کام نہیں کر سکتے، اب نہیں اس طرح بول سکتے تو کیا وہ کسی امر سے غافل ہیں؟ ہرگز نہیں! کیا کبھی ایک ماں اپنے بچوں کو ہدایات دے کر کھلا پلا کر اپنے درد سر کی ہی وجہ سے الگ جا کر نہیں لیٹ جاتی؟ مگر وہ غافل جب بھی نہیں ہوتی۔ شریر بچے سمجھا کریں کہ ماں سوتی ہے کر لیں جو کچھ کرنا ہے۔ اور نیک اپنی ماں کے کہنے کے مطابق کام میں مشغول ہوں۔ اس کو سب اندازہ سب خبر ہوتی ہے۔ صرف اس وقت کے گزرنے کا انتظار ہوتا ہے کہ اٹھ کر دیکھ جائے گا! ایک کاریگر ایک مشین بنا کر اس کو فٹ کر کے چلا کر اگر آرام کرے تو اس کا حق ہے۔ اگر وہ ہمارے مگر جب بھی وہ جو کہ پرزہ پرزہ سے واقف ہے وہ دور لیٹے لیٹے بھی سب کچھ اپنے کارکنوں کو بتا دیتا ہے کہ ایسا کرو۔ یوں کرو۔ کبھی ایسے گمراہ کن خیال اپنے دلوں میں نہ آنے دیں کہ حضرت صاحب کو کیا پتہ ہے۔ سب کچھ پتہ ہے ان کو۔ جتنا آپ کو بھی پتہ نہیں۔ علاوہ اس کے ان کا وجود ہی برکات کا خزانہ ہے سراسر رحمت ہے جس نے عمر بھر آنکھوں سے دل کا خون بہا کر دین محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کے مقاصد اور تمناؤں کے پورا ہونے کے لئے اور آپ سب کے لئے دعائیں کیں۔ اس وقت اس کی ایک زیر لب دعا ایک دل میں خیال کی طرح گزرتی ہوئی تمنا بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہاتھوں ہاتھ بلندیوں پر لے جاتے ہیں اجابت خود استقبال کو آتی ہے۔

غرض قدر کریں اس مبارک دولت کی اور خدا تعالیٰ سے رحمت چاہتے ہوئے درد بھرے دل سے دعاؤں میں لگ جائیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب پر فضل فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشے۔ خود بھی اس وقت کے لئے آپ تیار رہیں جب اللہ تعالیٰ ان کو پھر طاقت و صحت عطا فرمائے اور وہ پھر آپ کے سامنے آئیں۔ پھر ان کے کام آپ کو ظاہری طور پر بھی نظر آنے لگیں۔ اپنے اعمال کو درست کریں اپنی نیتیں اور دل صاف رکھیں۔ جوہر ایمان کو کوشش اور دعا سے مزید جلا بخشیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر ہمارے مولیٰ نے ہماری دعائیں سن لیں تو جب آپ کا موسیٰ پہاڑ سے اترے تو آپ کے دامن بداعمالی سے آلودہ ہوں۔ دنیا داری کے بت آپ کے دلوں پر نصب ہو چکے ہوں۔ کمزوریاں آپ پر حاوی ہو چکی ہوں اور آپ وہ نہ ہوں جو آپ کو ہونا چاہیئے۔ پھر کیا آپ چاہیں گے کہ اس خوشی کے دن اپنے آقا کے دل کو صدمہ پہنچانے والے بنیں؟ اور آپ کے ہارون اور ان کے معاونین دیگر خدام دین کے سر ندامت سے جھک جائیں خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ہماری عید آئے اور سچی عید آئے۔ ہمارے لئے بھی اور ہمارے خلیفہ کے لئے بھی۔ یا اللہ کرم فرما آمین

مبارکہ

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو گذشتہ رات پھر درد گردہ کا شدید دورہ ہوا نیز بخار بھی تیز ہو گیا ٹمپریچر ۱۰۱ سے بھی زیادہ تھا متلی کی شکایت بھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء

بیکاری ایک لعنت ہے

آج کل کی دنیا میں ہمارا ملک پسماندہ ملک سمجھا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا ملک اقتصادی لحاظ سے ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک کے مقابلہ میں کمزور ہے اور ان کے مقابلہ میں ہمارا معیار زندگی پست ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیں ضروریات زندگی ضرورت کے مطابق حاصل نہیں ہیں چند متمول گھرانوں کو چھوڑ کر ایسے گھرانے جو متوسط الحال کہلاتے ہیں وہ بھی اپنی ضروریات زندگی کافی بہم نہیں پہنچا سکتے مثال کے طور پر ہمارے ہاں بائیسکل ایک عام سواری سمجھی جاتی ہے مگر ترقی یافتہ ممالک میں سوا بعض ضروری حالات کے بائیسکل کا استعمال کم ہوتا ہے امریکہ وغیرہ متمول ملکوں میں تو اب موٹر کار ایک معمولی سواری کی چیز بن گئی ہے یہاں تک کہ مزدوری پیشہ اور گھروں میں کام کرنیوالی عورتیں بھی اپنی کاروں پر سفر کرتی ہیں۔ ان ممالک میں کسی زمانہ میں کار وغیرہ امارت کی نشانی سمجھی جاتی ہو تو وہ زمانہ گذر گیا ہے آج وہاں یہ چیز ضروریات زندگی میں داخل ہو چکی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے متوسط الحال لوگوں کے لئے بھی کار رکھنا قیاس میں نہیں آسکتا۔ یہ مثال صرف یہ تصور دلانے کے لئے دی گئی ہے کہ ہمارا ملک اسی وجہ سے پسماندہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے ملک کی اکثریت ان سہولتوں سے ابھی محروم ہے جو دوسرے ملکوں میں ضروریات زندگی میں داخل ہو چکی ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرق کیوں ہے ان ملکوں میں بھی ہماری طرح کے ہی انسان بستے ہیں اور اگر موازنہ کیا جائے تو ہمارے لوگوں کی ذہنی حالت ان لوگوں سے کچھ اتنی کم بھی نہیں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ قومیں تو ترقی یافتہ کہلاتی ہیں اور ہم پسماندہ۔ ہمیں وہ سہولتیں کیوں حاصل نہیں ہیں جو ان لوگوں کو حاصل ہیں اس کی وجوہات بے شک پیچ در پیچ ہیں تاہم بعض ایسی باتیں ہیں جو سامنے آتی ہیں اور جن کو ہر کوئی محسوس کر سکتا ہے۔ ایک بڑی وجہ جو اس فرق کی ہے وہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ دوسرے ملکوں کے لوگوں کے برابر محنتی نہیں ہیں۔ ہم میں بیکار رہنے کا رجحان دوسروں سے زیادہ ہے ہم میں سے بعض لوگ دستی کام کو توہین سمجھتے ہیں۔ ہمارا غیرت کا اصول ہی ان لوگوں سے الٹا ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا ہماری توہین کا باعث ہوگا۔ اس لئے ایسا کام کرنے کی نسبت ہم بھوکا ننگا رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی باعزت روزگار ہمیں ملے تو کریں ورنہ کچھ نہ کرنا بہتر ہے ایک یہ ذہنی الجھن ہے جس نے ہمیں پسماندہ بنا رکھا ہے۔

لاکھوں کی تعداد میں جوان تندرست توانا مرد عورتیں ہمارے ملک میں اس طرح اپنی زندگی گذار رہے ہیں کہ جو اپنی گذر اوقات کے لئے کچھ نہیں کرتے اور اس طرح دوسروں پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔

ترقی یافتہ کہلانے والے ملکوں میں عزت اور بے عزتی کا معیار ہم سے بالکل الٹ ہے وہاں بے غیرتی اور توہین اس بات کو سمجھا جاتا ہے کہ اپنی روزی کیلئے دوسروں کا محتاج ہونا پڑے ــــ ان کی اکثریت اپنی روزی کے لئے ہر کام کر لیتی ہے۔ مغربی ممالک کو چھوڑیئے خود ایشیائی ممالک میں جاپان ایک ایسا ملک ہے جس سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ وہاں کوئی بیکار نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں بڑے بڑے دولتمند اور تعلیم یافتہ لوگ ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہیں سمجھتے۔ تمام ملک ایک عظیم فیکٹری ہے جہاں گھر گھر میں چھوٹی بڑی مشینیں چل رہی ہیں کہیں ادویہ تو پنسلیں ہی بن رہی ہیں۔ جرابیں اور بنیانیں تیار ہو رہی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اسلامی ممالک کا یہ حال ہے کہ انڈونیشیا سے مراکو تک چلے جایئے تقریباً نصف آبادی بیکار محض ہے۔ جدھر دیکھو منگتوں کے غول کے غول پھرتے نظر آئیں گے۔ گداگری بعض خاندانوں کا صدیوں سے مستقل پیشہ چلا آتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ بھی فرض ہے کہ دوسروں کے سامنے اس معاملہ میں بھی اچھا نمونہ پیش کرے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مطالبات تحریک جدید میں سولہواں اور سترھواں مطالبہ بیکاری ترک کرنے کے متعلق ہیں ــــ آپ نے مختلف اوقات میں اس امر پر زور دیا ہے کہ کسی احمدی بچے جوان، بوڑھے، عورت اور مرد کو بیکار نہیں رہنا چاہیئے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنیکی عادت ڈالنی چاہیئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اچھے اچھے خاندان برباد ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں غرباء ہمیشہ غربت کی حالت میں رہتے ہیں اور انہیں اپنی حالت میں تغیر کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

ہمارے نوجوانوں میں بہ نسبت اور امراض کے یہ مرض (ہاتھ سے کام نہ کرنا) زیادہ راسخ ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نتیجہ میں اس وقت جتنے لوگ ہیں خواہ وہ بڑے ہیں یا چھوٹے سب میرے مخاطب ہیں۔ میں اپنی اولاد کو بھی مستثنےٰ نہیں کر سکتا وہ بھی اس بات پر تو تیار ہو جائیں گے کہ سلسلہ کے لئے اپنی جانیں دیں۔ تبلیغ کے لئے غیر ملکوں میں نکل جائیں لیکن اپنے ہاتھ سے کام کرنا انہیں دوبھر معلوم ہوگا۔ یہ محض عادت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کر دیں تو جماعت کا ۲۰ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے اور جب وہ دنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید ۲۰ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے۔

ایسی دعوت گیانی لوگ جو روز میسر آتی ہے وہ دعوت کرو جو لوگوں کو میسر نہیں آتی۔ کام کے لئے بلاؤ اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی لوگوں کو عادت ڈالو اور اگر کام کر کے لوگوں کو کھانے کی عادت ہو جائے تو پھر چاہے کوئی لاکھ روپیہ بھی دے اور کہے کہ قوم سے غداری کرو تو وہ غداری کرنے کیلئے تیار نہ ہوگا کیونکہ اسے طیب کھانے کی عادت ہوگی پس کام نہ کرنے کے نتیجہ میں اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ قوم میں بیکاری اور آوارگی پیدا ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی وہ عطا کردہ طاقتیں کہ جن کی قیمت میں دنیا کی کوئی چیز پیش نہیں کی جا سکتی ضائع ہو جاتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲ جنوری ۱۹۳۶ء)

"بے کاری ہمیشہ کام کو ذلت سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم کام کرنے لگ جائیں اور لوگ دیکھیں کہ چھوٹے بڑے سب کام کر رہے ہیں تو ذلت کا خیال لوگوں کے دلوں سے خود بخود نکل جائے اور لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں اور جس دن لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں گے جس دن نکما اور بیکار بیٹھنا لوگ اپنے لئے ہلاک کرنیوالی زہر سمجھیں گے اسی دن سمجھو کہ دنیا کی بلائیں ٹل گئیں اور روحانیت کی بنیاد قائم ہو گئی۔

طیب کھانے کے نتیجہ میں اعمال صالحہ پیدا ہوتے ہیں جب انسان کسی مفید کام پر اپنا وقت خرچ نہیں کرتا تو کوئی نہ کوئی بکواس شروع کر دیتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲ جنوری ۱۹۳۶ء)

"یاد رکھو! جس قوم میں بیکاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے بیکاری ایک وباء کی طرح ہوتی ہے جو شخص بیکار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے پس بیکاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہیئے بیکار مزدوری کو کم کر دیتے ہیں۔ بیکار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ قومی لحاظ سے بھی بیکاروں کا وجود خطرناک ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیکاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء)

انصار اللہ سے خطاب

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ فرماتے ہیں:۔

"استقلال اور مداومت عمل نیک کی روح ہے جس نیک کام میں مداومت نہیں وہ مردہ ہے اور کسی کام پر مداومت اسی وقت اختیار کی جا سکتی ہے جب اس کے کرنے میں انسان دلچسپی رکھتا ہو اور اس کام کے کرنے کا دل میں شوق اور ولولہ ہو"

زعماء انصار اللہ اپنی مجلس کے اراکین کا محاسبہ کریں کہ انصار اللہ کے پروگرام کے ماتحت وہ جو عمل نیک کر رہے ہیں ان کے کرنے کے لئے ان کے دل میں شوق اور ولولہ موجود ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

احادیث الرسول

دانتوں کی صفائی کی اہمیت

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لولا اشق علی امتی اوعلی الناس لامرتھم بالسواک مع کل صلاۃ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرۃ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری امت یا عوام پر گراں نہ گزرتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

تشریح۔ حدیث بالا میں نماز کے وقت مسواک کرنے کی جو غیر معمولی تاکید کی گئی ہے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ مسجد میں دانتوں کی صفائی کے بغیر آنے سے تعفن کی صورت پیدا ہو کر نہ صرف عبادت ہی حارج ہوگی۔ بلکہ یہ چیز لوگوں کو مسجد میں آنے سے بھی روکے گی دانتوں کی صفائی ایک ضروری امر ہے۔ جس کا جسمانی صحت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ دانتوں کو روزانہ مسواک کے ذریعہ صاف کرنا منہ اور مسوڑھوں سے پیدا شدہ جملہ امراض و تکالیف کے لئے از حد ضروری ہے۔ موجودہ طب نے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ دانتوں کی خرابی سے ہی معدہ اور ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ اور ہاضمہ کی خرابی سے خون میں بیماری آتی ہے جس کے ذریعہ سے اعصاب پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر چھوٹی عمر سے ہی مسواک کی عادت ہو اور دانتوں کی صفائی میں اہتمام کیا جائے۔ تو اس سے عام صحت کے برقرار رکھنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔ دانت انسانی جسم کا دروازہ ہے اگر دروازہ پر گند ہو۔ اور تعفن ہو تو ایسے شخص کے گھر میں کوئی نہ آئے گا۔ بلکہ اس شخص کی گندگی اور نجاست زبان زد خلائق ہو کر اسکو بدنام کر دیگی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ جب انتقال فرمارہے تھے۔ تو آخری لمحات میں حضرت ابوبکرؓ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن تشریف لائے۔ ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ آپ نے اشارہ سے مسواک طلب فرمائی۔ اور اس مسواک سے اپنے منہ اور دانتوں کو اچھی طرح سے صاف کیا۔ اس کے بعد آپ کی وفات ہو جاتی ہے۔ اس واقعہ سے بھی مسواک کی اہمیت عیاں ہے۔

عصر حاضر کی تہذیب اور شہری زندگی کی تبدیلی کی وجہ سے تازہ مسواک کا رواج ختم ہو رہا ہے۔ اور اس کی جگہ بالوں کے برش کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ لیکن طبی لحاظ سے تازہ مسواک کے فوائد بہت زیادہ ہیں کیونکہ بالوں کے برش کو روزانہ صاف رکھنا ایک دقت طلب امر ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ برش استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے پہلے کاربالک لوشن سے صاف کیا جائے۔ لیکن تازہ مسواک اپنے اندر غیر معمولی خاصیت رکھتی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلاؤں میں غذا کے جو ذرات چپک کر پھنس جاتے ہیں۔ اس سے ورم کے ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور تنفس بھی بدبودار ہو جاتا ہے۔ اور اس گندے اور بدبودار لعاب دہن کی وجہ سے معدہ میں فتور اور سوء ہضم کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ قدرت نے دانتوں کا رنگ اور ترتیب خوبصورت پروئے ہوئے موتیوں کی طرح بنائی ہے۔ مگر انسانی اختراع نے سگریٹ نوشی نسوار اور پان کی عادتوں کی وجہ سے دانتوں کے قدرتی جمال کو بہت ہی نقصان پہنچایا ہے۔ اور ان عادتوں کے ہوتے ہوئے اگر مسواک کا استعمال نہ کیا جائے۔ تو پھر دانتوں پر غلاظت کی تہیں جم جاتی ہیں۔ ایک جرمن ڈاکٹر نے تحریر کیا ہے کہ تازہ مسواک میں برش سے بھی زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ اور یہ انسان کو بشاش بشاش رکھتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔

الیشوص فاہ بالسواک

کہ آپ مسواک نیچے سے اوپر کو فرمایا کرتے تھے اس سے سب ذرات نکل جاتے ہیں۔ الغرض مسواک یعنی دانتوں کی صفائی صحت انسانی کے لئے ضروری ہے۔

صفوں کی درستی نماز کا ہی حصہ ہے

عن انس رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال سوّوا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھتے وقت اپنی صفوں کو سیدھا کر لیا کرو۔ کیونکہ صفوں کا سیدھا اور درست کرنا نماز کی ادائیگی کا ہی ایک حصہ ہے۔

تشریح۔ فریضہ نماز جہاں خدا تعالےٰ کی عبادت ہے وہاں اجتماعی رنگ میں باہمی تنظیم و تعلقات اطاعت و وحدت ملی و فکری کا پیدا کرنا بھی اس کا مقصد ہے۔ لیکن یہ خوبیاں اور خصوصیات اس وقت تک اجاگر نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ ہی افادی حیثیت حاصل کر سکتی ہیں جب تک کہ باہمی اتفاق و اتحاد نہ ہو۔ اگر انتشار و ابتری اور طوائف الملوکی کی حالت ہو تو سراسر نقصان اور ضرر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صفوں کی درستی کی طرف توجہ دلا کر فرزندان اسلام کو اس زریں اصل کا سبق دیا ہے کہ پہلے صفوں کو درست کر لیا کرو۔ اور ان میں کسی قسم کی کجی نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ پہلی صف چھوٹی ہو اور اس میں ابھی کافی گنجائش ہو۔ تو دوسری صف بنالو اور علیٰ ھذا القیاس صفوں کے فاصلہ میں بھی کمی بیشی ہو۔ اسلام فریضہ نماز کے ذریعہ جس اخلاق اور روح کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ منظر اس کے منافی ہے۔ صفوں کے سیدھا کرنے کی ذمہ داری جہاں مقتدیوں پر ہے وہاں امام الصلوٰۃ پر بھی بنیادی طور پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا یہ کام ہے کہ وہ صفوں کی دائیں اور بائیں طرفوں کو دیکھ کر تکبیر کہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذاتی نمونہ اور مثال احادیث میں بیان ہوئی ہے۔ نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ ہم لوگ نماز کو کھڑے ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرتے اور جب صفیں درست ہو جاتیں تو تکبیر کہی جاتی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اپنی صفوں کو درست رکھو۔ اور برابر کرو ورنہ خدا تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا (مسلم) بلکہ زجر و توبیخ کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے ہیں۔ کہ میں صفوں کے شگافوں میں شیطان کو داخل ہوتے دیکھتا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صف بندی کا طریق بیان کرتے ہوئے صحابہ سے فرمایا کہ تم نماز میں ایسی صفیں کیوں نہیں بناتے جیسی کہ فرشتے اپنے رب کے حضور میں بناتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے حضور میں کس طرح صفیں قائم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں (مسلم)

لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ آجکل مساجد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو صف بندی کے وقت مدنظر نہیں رکھا جاتا جس سے صفوں میں غیر معمولی انتشار کی کیفیت کا پیدا ہونا لابدی امر ہے۔ وانما الاعمال بالنیات

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی تیرھویں نہایت کامیاب سالانہ کانفرنس

کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت

ملک کے طول و عرض سے کم و بیش دو ہزار فرزندان احمدیت کی شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا ریکارڈ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

کانفرنس کا آغاز

پہلا اجلاس

پروگرام کے مطابق ۱۹ر جولائی ساڑھے نو بجے شب کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ گاہ اس سے قبل تمام جلسہ گاہوں سے زیادہ وسیع تھی۔ جس میں زیادہ سے زیادہ افراد ایک وقت شریک ہو سکتے تھے۔ جلسہ گاہ جھنڈیوں سے آراستہ کی گئی تھی۔ ہمیں ایک ہزار مہمانوں کی آمد کی توقع تھی لیکن باہر سے آنے والے مہمانوں کی تعداد سابقہ تعداد سے کہیں بڑھ گئی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ جماعت کو ہر سال یہی شوق ہوتا ہے کہ جلسہ کے ایام میں وہ حضرت اقدس امیر المومنین کے پیغام سے مستفید ہو سکیں۔ لیکن حضور کی بیماری کی وجہ سے ہماری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ مگر یہ کمی کسی حد تک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پیغام نے پوری کر دی۔ اس پیغام نے جس کا متن درج ذیل ہے حاضرین پر غیر معمولی اثر کیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ ممالک انڈونیشیا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا خط محررہ ۶۲/۶/۲۰ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مجوزہ جلسہ کو کامیاب کرے اور اسے انڈونیشیا کی جماعتہائے احمدیہ اور دیگر مسلمان بھائیوں کے لئے مفید اور بابرکت اور نتیجہ خیز بنائے۔ آمین۔ انڈونیشیا وہ ملک ہے جس کی مسلمان آبادی پاکستان کے بعد دنیا بھر میں دوسرے نمبر پر ہے۔ اسلئے وہ ہمیں طبعاً بہت عزیز ہے اور ہم اس کی دینی اور دنیادی اور مادی اور روحانی ترقی کے لئے دن رات دعاگو ہیں۔ اللہ اس ملک کی بیرونی اور اندرونی مشکلات دور فرمائے اور اسے ہر قسم کی ترقی سے نوازے اور وہ اسلام کا ایک درخشندہ گہوارہ بن جائے۔ مگر یہ نہ سمجھیں کہ ایسی ترقی صرف دل کی خواہش اور زبان کی دعا سے حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس کے لئے دن رات کی کوشش اور پسینہ بہانا لازمی شرط ہے۔ یہ درست ہے کہ خدا کی یہ اٹل تقدیر ہے کہ وہ اس زمانہ میں اسلام کو احمدیت کے ذریعہ پھر دوبارہ پہلے جیسی بلکہ اُس سے بڑھکر ترقی عطا کریگا مگر یہ ترقی جنتر کی پھونک سے حاصل نہیں ہوگی بلکہ اس کے لئے ایسی والہانہ کوشش کرنی ہوگی کہ جس سے جگر خون ہو جائے اور دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا وسیع نظام قائم ہو جائے اور اسلام کے متعلق ان غلط فہمیوں کا قلع قمع کیا جائے جو مسیحی مشنریوں کی طرف سے پھیلائی جاتی ہیں بے شک تقدیر اٹل ہے مگر اس اٹل تقدیر کے حصول کے لئے انسانی کوششوں کو انتہا پر پہنچانا بھی ایک لازمی شرط ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:-

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

آپ جماعت کے دوستوں کو میری طرف سے نصیحت کریں کہ وہ سچا علم اور صحیح قوت عمل پیدا کریں اور قربانی کی روح کے ساتھ قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر وہ مقناطیسی جوہر پیدا کرے جو دوسروں کو لوہے کے ذرات کی طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

دستخط (مرزا بشیر احمد)

ربوہ ۲۴ر جولائی ۱۹۶۲ء

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پیغام سنائے جانے کے بعد مکرم محترم جناب نائب وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا اس کے بعد مختلف احمدیہ مشنز کے پیغام پڑھے گئے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ کانفرنس کے موقعہ پر مرکز کے علاوہ دوسرے مشنز کی طرف سے بھی پیغامات وصول ہوئے۔ ان پیغامات کے سنائے جانے کے بعد مکرم محترم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے مختصر تقریر میں علاوہ دیگر امور کے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کیلئے دعا کی پرزور تحریک کی۔ کمیٹی کے صدر جناب ایوا صاحب نے کانفرنس کا افتتاح کیا اور سب آنے والوں کا اور کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ محترم راڈن ہدایت صاحب نے بھی عہدیداران مرکزیہ کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ افتتاحی جلسہ رات بعد دعا تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

دوسرے روز کا اجلاس

۲۰ر جولائی بروز جمعہ صبح آٹھ بجے پہلا اجلاس ہوا جس کے بعد لجنہ اماء اللہ۔ انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کو اپنے اپنے علیحدہ اجلاس کرنے کے لئے اجازت دی گئی۔ یہ اجلاس گیارہ بجے تک رہے اس کے بعد نماز جمعہ سائبان کے نیچے میدان میں ادا کی گئی۔ نماز جمعہ اور طعام کے بعد تین بجے دوبارہ سب تنظیموں کے جلسے منعقد ہوئے۔ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں مکرم مولوی امام الدین صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے احمدی خواتین کو یہ تحریک کی کہ وہ مردوں کے دوش بدوش قربانی میں حصہ لیں۔ سلسلہ کی تواریخ اس پر گواہ ہے کہ احمدی خواتین نے عظیم الشان قربانیاں کی ہیں مثلاً لنڈن اور ہالینڈ میں مساجد کی تعمیر محض پاکستان کی احمدی خواتین کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

ناصرات الاحمدیہ کے اجلاس میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے احمدی بچیوں کو دینی رنگ میں رنگین ہونے اور دنیوی زہریلی ماحول کے بداثرات سے بچنے کی تلقین کی اور بری صحبت سے بچنے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور جماعت کے کاموں میں اپنی عمر اور طاقت کے مطابق حصہ لینے کی تحریک کی۔

خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں خاکسار شامل ہوا۔ مکرم منصور احمد صاحب نے درثمین سے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار پڑھ کر سنائے اس کے بعد خاکسار نے ان کا ترجمہ سنایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار سُن کر بیسیوں خدام کے آنسو جاری تھے۔ خاکسار نے بھی تقریر کی اور خدام کو خاص طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس نعمت کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہمارے سپرد جو کام کیا جائے اسے ہم اپنی زندگی کے آخری لمحے تک پوری کوشش کے ساتھ سرانجام دیں۔ یہی وہ جذبہ ہے جس سے قومیں دینی و دنیوی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتی ہیں۔

انصار اللہ کے جلسہ میں مکرم جناب شاہ صاحب کے علاوہ محترم مولوی ابوبکر صاحب ایوب شامل ہوئے۔ انصار اللہ کے اجلاس میں ایک اہم ریزولیوشن یہ پاس ہوا کہ اسال جاکرتا یا باندونگ میں سے ایک شہر میں احمدیہ ہوسٹل قائم کیا جائے مکرم رئیس التبلیغ نے ذمہ لیا کہ وہ اس تجویز کو عملی جامہ دینے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد حضرت اقدس کی ۱۹۵۳ء والی تقریر کے آخری پندرہ بیس منٹ والے حصے کو ٹیپ ریکارڈ پر سے سنایا گیا۔ احباب کے لئے یہ کم خوشی کی بات نہ تھی کہ وہ پہلی دفعہ محبوب آقا کی آواز سن رہے تھے خصوصاً جب حضرت اقدس کے آخری فقرات احباب کے کانوں میں پڑے اور اس کے ساتھ ساتھ بار بار نعرہ ہائے تکبیر کی گونج سنائی دینے لگی تو باوجود اس امر کے کہ احباب میں سے چند ایک کے سوا کوئی بھی اردو زبان کو نہیں سمجھ رہا تھا پھر بھی سینکڑوں افراد جماعت کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں جب تقریر ختم ہو چکی تو خاکسار نے حضور کی تقریر کے آخری فقرات کا ترجمہ سنایا جس پر احباب جماعت پر رقت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد مکرم سید شاہ محمد صاحب نے اس وقت کا سماں بیان کیا۔ اس کے بعد محترم مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم جناب ہدایت اللہ صاحب (جو نہایت مخلص اور سلسلہ اور حضرت امیر المومنین کے عاشق ہیں) نے یہ تجویز پیش کی کہ اسی موقعہ پر حضرت اقدس کی صحت کے لئے دعا کی جائے آپ کی اس تجویز پر اجتماعی دعا ہوئی جبکہ سینکڑوں احباب کی رقت کے ساتھ چیخیں نکل رہی تھیں بلکہ دعا ختم ہونے کے بعد بھی بعض دوست دعا میں مصروف رہے۔ انہیں یہ احساس بھی نہ تھا کہ دعا ختم ہو چکی ہے۔

تیسرا اجلاس

اس اجلاس کے بعد مغرب و عشا کی نمازیں ادا کی گئیں اور طعام وغیرہ سے فارغ ہو کر رات آٹھ بجے اس روز کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت اور دعا کے بعد تمام تنظیموں کو اپنی اپنی رپورٹیں سنانے کا موقعہ دیا گیا اس پر مجلس خدام الاحمدیہ مجلس انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ نے باری باری اپنے اپنے اجلاس کی رپورٹیں اختصار کے ساتھ پیش کیں

ازاں بعد جناب راڈن عبدالرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری نے جماعت کی سال ماسبق کی جملہ مساعی کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد احباب جماعت کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا اس کے بعد مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب نے تربیتی موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر کی اور یہ اجلاس رات کے بارہ بجے ختم ہوا۔

جنرل سیکرٹری صاحب کی رپورٹ

جناب جنرل سیکرٹری صاحب نے جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے سال دوران کے کام کی رپورٹ پیش کی رپورٹ ۱۲۔ ابواب پر منقسم تھی صرف ۲، ۳ امور پیش کئے جاتے ہیں،

اول۔ پچھلے سال مرکز کی طرف سے انڈونیشیا میں جملہ مشنز کو انگریزی و عربی کتب ارسال کی گئیں جس کا اکثر مبلغین نے احسن رنگ میں استعمال کیا۔ جاکرتا میں متعدد افراد کو سلسلہ کا لٹریچر دفود کی صورت میں جا کر پیش کیا گیا۔ ان دفود میں بڑے بڑے افراد کے سامنے ذاتی طور پر جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر کو پیش کرنے کی بھی توفیق ملی اسی طرح انڈونیشیا کے دوسرے اہم شہروں میں بھی جماعت کے دفود بڑے بڑے افراد سے ملتے رہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طریقہ کے نتیجہ میں انڈونیشیا کے بڑے بڑے عمائدین کو اس امر کا بخوبی احساس ہو گیا ہے کہ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو دنیا کی مختلف زبانوں میں تنظیم کے ساتھ اسلامی لٹریچر شائع کر رہی ہے اسی طرح سے بالواسطہ مخالفین کی طرف سے پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے دور کرنے کا بھی موقعہ ملا

تبلیغ بذریعہ تقاریر وجلسہ جات و درس و تدریس

انڈونیشیا میں ایک عرصہ سے مارشل لاء کا نفاذ ہے جس کی وجہ سے جلسوں وغیرہ کے انعقاد میں کافی روکیں ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود بھی بعض جگہ پر جماعتوں نے جلسوں کا بھی انتظام کیا اور درس و تدریس کے سلسلہ میں بھی بعض جماعتوں نے تبلیغ کے مقصد کو پورا کیا

بیعتیں

گذشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ کے بعد یعنی ماہ جولائی ۱۹۶۱ء سے لے کر جون ۱۹۶۲ء کے آخر تک اس سال خدا کے فضل سے ۱۳۸ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مالی قربانیاں

خدا کے فضل سے اس سال بھی جماعت کی مالی قربانیوں کا معیار نہ صرف قائم رہا بلکہ اس میں مزید ترقی رہی

تحریک جدید سال ۱۹۶۱ء میں جملہ وعدے ۳۹۸۰۳۵۹ روپے کے تھے اور سال ۱۹۶۲ء وعدے ۵۰۸۲۲۷ روپیہ کے وعدے ہیں گویا ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کے اضافہ کے ساتھ گذشتہ سال کی نسبت وعدے ہوئے ہیں

پوروکرتی میں شہر کے وسط میں ایک چھوٹی سی مسجد کے تعمیر کی جماعت کو موقع ملا اس میں مہمانوں کی رہائش کا بھی انتظام کیا گیا۔

سورابایا مشرقی جاوا میں مبلغ کی رہائش کے لئے مسجد کے ملحق ایک مکان ہے جو کہ نہایت خستہ حالت میں تھا مکرم صالح الشیبی صاحب اور احباب جماعت سورابایا کی کوششوں کے نتیجہ میں اس سال مکان مذکورہ کی مرمت کا کام کیا گیا۔

بالجزماسین دکالی منتان میں مشن ہاؤس کی تعمیر۔ کالی منتان کے جزیرہ میں تبلیغ شروع کی گئی تھی اور مکرم مولوی محمد زہدی صاحب ۱۹۵۵ء کے آخر میں وہاں تشریف لے گئے ہوئے ہیں وہ اس وقت تک کرایہ کے مکان میں رہ رہے تھے ۱۹۶۱ء میں مکرم مولوی صاحب نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ہمارا اپنا مشن ہاؤس ہونا ضروری ہے اس ضمن میں مناسب اقدامات کئے۔ سعید زمین خرید کی گئی اور اس کے بعد اس پر نقشہ کے مطابق مشن ہاؤس تعمیر کیا گیا اب بفضلہ تعالیٰ جزیرہ کالی منتان میں جماعت کا اپنا تعمیر کردہ مشن ہاؤس موجود ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے اور انڈونیشیا کی جماعتوں کے اخلاص و قربانی کا نتیجہ ہے کہ جگہ جگہ جماعت کی اپنی غیر منقولہ جائداد پیدا ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے۔

نوجوانوں کیلئے تربیتی کورس

اس سال بھی سالہائے ماسبق کی طرح نوجوان بچوں اور بچیوں کی ایک تربیتی کلاس جاکرتہ میں رمضان کے پہلے دو ہفتوں میں منعقد کی گئی جب کہ ان دنوں میں ہائی سکولوں میں رخصتیں ہوتی ہیں۔ انڈونیشیا اس وقت شدید اقتصادی کساد بازاری کے دور میں سے گذر رہا ہے ایسے حالات میں یہ خدشہ تھا کہ شامل ہونے والوں کی تعداد میں معتد بہ کمی آ گئی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف حصہ لینے والوں کی تعداد میں ایسی کمی نہیں آئی بلکہ اس سال کی تعداد گذشتہ تمام ریکارڈوں کو مات کر گئی اس دفعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا کے مختلف حصوں سے ۱۴۱ افراد شامل ہوئے

ان ایام میں بچوں کو اسلام اور احمدیت کے متعلق مسائل پر مختصر نوٹ لکھائے جاتے رہے اور جماعت کی تنظیم اور خلافت کی برکات کے متعلق بھی ضروری امور متواتر بچوں کے ذہن نشین کرائے جاتے رہے روزانہ پروگرام کافی مصروف تھا بعض غیر احمدی بچے بھی شریک ہوئے اور ماحول سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ اپنے گھروں کو روانہ ہونے سے قبل بیعت کر لی

دوسرے روز کا پہلا اجلاس

صبح آٹھ بجے تلاوت قرآن کے بعد یہ اجلاس شروع ہوا اس اجلاس میں پہلے آئندہ سال کے لئے بجٹ پر غور کیا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ بجٹ آمد پر صحیح طور پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جائے، چنانچہ اسی وقت چار افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی عمل میں لائی گئی

اس کے بعد خاکسار نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کی پہلے ذکر حبیب کے معنے اور مفہوم پر روشنی ڈالی پھر اس کی اہمیت کا ذکر کیا اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد یہ اجلاس نماز ظہر و عصر اور طعام کے لئے برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس:- دوسرا اجلاس تین بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں آئندہ تین سال کے لئے مرکزی عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر۔ جناب کرتا آتماجا صاحب اور نائب صدر اول جناب راڈن ہدایت صاحب اور نائب صدر دوم جناب راڈن احمد ثوایا حاجی ناتہ صاحب منتخب ہوئے۔

جناب راڈن ہدایت صاحب متواتر دو بار صدر عہدیداران اعلیٰ مرکزیہ رہ چکے ہیں آپ نے اس عرصہ میں بڑے اخلاص کے ساتھ کام کیا ہے مگر چونکہ راڈن کرتا آتماجا صاحب کی جائے رہائش مسجد کے بالکل قریب ہے، اور اس کے علاوہ وہ بانڈونگ والوں میں سے بھی ہیں اس لئے صدارت کا عہدہ ان کے سپرد کیا گیا اور مکرم جناب راڈن ہدایت صاحب نے بڑی خوشی اور انشراح سے نائب صدر اول کے کام کو قبول کیا مکرم جناب راڈن ہدایت صاحب کو اپنے خرچ پر ربوہ مرکز سلسلہ جانے اور تین ماہ وہاں رہنے کا بھی شرف حاصل ہے اس سال کے انتخاب میں بعض نئے اور نوجوان افراد بھی آگے آئے ہیں اور ان کی وجہ سے خدا کے فضل سے کام میں نیا جوش پیدا ہونے کی امید ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو بابرکت کرے یہ اجلاس مغرب اور عشاء کی نمازوں اور طعام کے لئے ملتوی ہوا۔

استقبالیہ جلسہ

انڈونیشیا میں ہر سال کانفرنس کے موقع پر جماعت جلسہ استقبالیہ منعقد کیا کرتی ہے یہ جلسہ رات کے آٹھ بجے سے شروع ہو کر تقریباً گیارہ بجے تک جاری رہا اس جلسے کا انعقاد بوگور کے ٹاؤن ہال میں ہوا

تلاوت اور افتتاحی کلمات کے بعد حکومت کے بڑے بڑے افراد کی طرف سے آئے ہوئے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے اس کے بعد جناب ابراہیم صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری کانفرنس کمیٹی نے بیرون جات سے آئے ہوئے پیغامات کا خلاصہ پڑھ کر سنایا معزز مہمانوں کے لئے یہ امر از حد حیران کن تھا کہ دنیا کے ہر گوشہ سے شمال سے بھی جنوب سے بھی مشرق سے بھی مغرب سے بھی جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے نام تہنیتی پیغامات موصول ہوئے۔

انڈونیشیا کی تاریخ احمدیت میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ بیرونی جماعتوں نے مبارکبادی کے پیغام بھیجے اس لئے ہم مرکز اور مشن ہائے بیرون کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مکرم جناب راڈن ہدایت صاحب نے موثر رنگ میں انڈونیشیا میں جماعت کی تاریخ اور جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر کے متعلق ایک لکھی ہوئی تقریر پڑھی ازاں بعد محترم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے ایک مفصل تقریر میں نہایت احسن پیرایہ میں جماعت احمدیہ کے متعلق جملہ امور بیان کئے آپ نے اپنوں اور غیروں کے متعدد حوالہ جات سے اور قرآن کریم اور حدیث سے یہ امر ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ ایک خالص اسلامی جماعت ہے۔ اس کے بعد جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت معززین کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا سب سے پہلے وزارت دینیہ کے محکمہ سوشل کے انچارج جناب عبدالقادر صاحب لبوان نے جناب وزیر امور دینیہ کا ایک لکھا ہوا پیغام پڑھا جس میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارناموں کی دلکش الفاظ میں تعریف کی گئی تھی۔ اس کے بعد بوگور کے میئر نے اس امر پر خوشی اور فخر کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے بوگور میں کانفرنس منعقد کر کے ہماری عزت افزائی کی ہے ازاں بعد فوجی افسر نے بھی جماعت کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ جماعت احمدیہ قومی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گی۔ اس کے بعد مکرم جناب سیکرٹری برہادی صاحب نے جماعت کی طرف سے حکومت کے ساتھ پورے تعاون کا یقین دلایا (باقی)

نمائندگان شوریٰ کے علاوہ دیگر انصار بھی انشاء اللہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں کثرت سے شرکت فرماویں گے

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ناصراتُ الاحمدیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

بعض ضروری ہدایات

مورخہ ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار لجنۃ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع بھی انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ اس اجتماع کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں لجنات کو چاہیئے کہ ان کے مطابق ناصرات الاحمدیہ کو پوری تیاری کروائیں اور ہر مقام پر ناصرات کا اجتماع کروائیں ہر جگہ کی تمام لڑکیاں نہ تو سالانہ اجتماع کے موقع پر شریک ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ساری حصہ لے سکتی ہیں اس لیئے اپنی اپنی ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع منعقد کریں اور صرف ہر مقابلہ میں سے اول آنے والی بچی کو سالانہ اجتماع ربوہ کے مقابلہ جات کے لیئے لائیں۔ ربوہ کے اجتماع سے فائدہ اٹھانے کے لیئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں تاکہ یہاں کے بہترین اور دلچسپ پروگرام کو دیکھ کر بچیوں میں شوق بڑھے۔

بعض ایسی لجنات بھی اجتماع کے موقعہ پر شامل ہوتی ہیں جہاں ناصرات کا پروگرام کا کام پروگرام کے مطابق باقاعدہ نہیں ہو رہا ہوتا۔ ایسی لجنات بھی اپنی بچیوں کو ہمراہ لائیں تاکہ آئندہ کے لیئے وہ تیار ہو سکیں۔

ضروری ہدایات

۱- تلاوت: چھوٹے گروپ سے پہلے پانچ سیپاروں میں اور بڑے گروپ سے آخری پانچ پاروں میں سے سنا جائے گا۔

۲- بیت بازی:- بڑے گروپ کا بیت بازی کا مقابلہ ہوگا مگر اشعار صرف درثمین، کلام محمود - درعدن میں سے پڑھے جائیں گے۔

۳- تقاریر:- تقاریر کے لیئے دس سال تک کی لڑکیوں کے لیئے مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر صرف تین منٹ زبانی تقریر کرنی ہوگی۔

(۱) دیانت (۲) فرمانبرداری

(۳) خلفائے راشدہ میں سے کسی ایک خلیفہ کے حالات۔

دس سال سے پندرہ سال تک (بڑا گروپ) کے لیئے وقت پانچ منٹ ہوگا۔ اور اسی طرح ذیل میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہوگی۔

(۱) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲) پردہ - (۳) ہم کیوں احمدی ہیں -؟

۴- اجتماع کے ایام میں دینی معلومات کا کوئی امتحان نہیں ہوگا بلکہ ۲۳ ستمبر کو راہ ایمان کا امتحان ہوگا۔ راہ ایمان کا پچھلے سال دو گروپ کا امتحان ہؤا تھا اب جن لڑکیوں نے پہلے حصہ کا امتحان دیا تھا وہ ساری کتاب کا امتحان دیں اور جو لڑکیاں کسی وجہ امتحان میں شرکت نہ کر سکی تھیں وہ بھی شامل ہوں اور "راہ ایمان" کے پہلے حصہ کا امتحان ان چھوٹی بچیوں کا لیا جائے جو پہلے شریک نہ تھیں۔

۵- **چھوٹے گروپ کے لئے کھیل:-**

۱- سیدھی دوڑ (۲) پیغام رسانی (۳) جھنڈا جنگ۔

بڑے گروپ کے لیئے:

۱. پیغام رسانی (۲) تین ٹانگوں کی دوڑ - (۳) رسی پھلانگتے ہوئے دوڑنا -

۶- ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا چندہ حسب استطاعت ہے اور کم از کم ایک آنہ لازمی ہے جو ہر لڑکی سے وصول کیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اپنے پیارے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے صدقہ دیتے رہنا چاہیئے

ایک مخلص بہن کی نیک مثال

محترمہ امۃ اللہ صاحبہ مسنر محمد یوسف خاں صاحب افریقی سیالکوٹ شہر اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۹/۶۲/۲۲ کے ساتھ ۱۵/ روپیہ کا چیک برائے مساجد بیرون ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ اپنے بیٹے عزیز منور احمد جو کہ ماشاء اللہ ۹/۶۲/۲۴ کو پانچ برس کا ہوگا دعا فرمائی جائے۔ ص-ع

عبوری اضافہ کی رقم خدا تعالیٰ کے لئے پیش کرنے کی نیک مثال

مکرم جناب بشیر احمد صاحب ایس ایم پریم نگر ضلع لاہور اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۹/۶۲/۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے عبوری اضافہ کی وجہ سے میری تنخواہ ۲۳ روپے بڑھ گئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۰/۶۲/۷ کو دوسرے چندہ جات کے ہمراہ مبلغ ۲۵ روپے مساجد فنڈ ارسال خدمت کر دوں گا۔"

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے نیک مقاصد کو پورا فرما کر ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندان کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے آمین دیگر ملازمین حضرات بھی اس کار خیر کی طرف توجہ فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

جزاء الاحسان کے طور پر اپنی مرحومہ بیوی کے لئے دائمی دعاؤں کا انتظام

مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب ابن ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب محلہ دار الرحمت غربی ربوہ اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۹/۶۲/۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں:-

میری بیوی سیدہ سلیمہ تسنیم بی اے ۴ راگست ۱۹۶۲ کی صبح کو شادی کے صرف دس ماہ بعد ناگہانی طور پر پنسلین پروکین کے احتیاطی ٹیکہ سے وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ . . . .

سیدہ سلیمہ اس قدر نیکی۔ طہارت۔ اللہ تعالیٰ سے اور سلسلہ سے لگاؤ رکھتی تھیں کہ ان کا وجود بذاتِ خود نیکی و قربانی کا محرک بن چکا تھا۔ وہ حقیقی معنوں میں شمع حیات تھیں میں سیدہ سلیمہ تسنیم بی اے مرحومہ کی جانب سے مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ نقد بابت چندہ تعمیر احمدیہ مسجد فرینکفورٹ (جرمنی) آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں . . . . . . دنیا میں زندگی نے اُسے اپنا مکان بنانے اور حسب خواہش رہائش رکھنے کی توفیق عطا نہیں دی اللہ تعالیٰ جنت فردوس میں اسے انتہائی خوبصورت محل عطا فرمائے!"

قارئین کرام اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مکرم شاہ صاحب موصوف کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے آپ کی مرحومہ بیوی کو اپنے قرب سے نوازے اور جنت الفردوس میں بلند اور اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ملازم حضرات کیلئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کا عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کا نادر موقعہ

ایک مخلص دوست کی بروقت تجویز

مکرم خواجہ محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ لاہور اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۹/۶۲/۱۸ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کو علم ہی ہے کہ جو صد سے کم تنخواہ والے احباب کی تنخواہوں میں یکم جولائی ۱۹۶۲ء سے اضافہ ہوا ہے جو کہ دس فیصدی کے حساب سے ہے لیکن جو اضافہ ملتا ہے وہ کم از کم ۵ روپیہ زیادہ سے زیادہ ۲۵ پچھلا ایریر ملتا ہے جو کہ جولائی اگست کا ہوگا۔ تحریک جدید کی ایک مد یہ بھی ہے کہ جن احباب کو ترقی ملے وہ پہلے ماہ کی ترقی تحریک جدید میں مساجد بیرون ممالک کے لئے دیں اضافہ کی رقم بعض ملازموں کو مل چکی ہیں اور بعض کو عنقریب ملنے والی ہیں۔"

اللہ تعالیٰ خواجہ صاحب موصوف کو اس نیک تجویز کے پیش کرنے پر جزائے خیر عطا فرمائے خدا کرے جملہ ملازم حضرات مذکورہ بالا تجویز کے مطابق اس کار کی طرف توجہ فرما دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ص-ع قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کے اخلاص میں غیر معمولی طور پر برکت ڈالے اور انھیں اپنے نیک مقاصد میں کامیاب و کامران فرما کر ہمیشہ انھیں اور ان کے خاندان کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔" آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

جامعہ احمدیہ میں دو اہم تقاریر

(۱)

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ ستمبر کو مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس نے "دوران تبلیغ میں تائیدِ الٰہی کے واقعات" کے موضوع پر ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں بتایا کہ میدان تبلیغ میں اللہ تعالیٰ قدم قدم پر اسلام کی صداقت کے لئے تائید و نصرت کے نشان دکھاتا ہے اور اشاعت اسلام میں ہماری حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے یہی وجہ ہے نامساعد حالات کے باوجود توقع سے بڑھ کر نتائج نکل رہے ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تائید کے غیر معمولی نشانات ہمارے ایمان کو تازہ کرنے انہیں مضبوط کرنے اور حوصلے بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔ بیرونی ممالک میں بھی مساجد کے قیام اور جماعتی امور میں افراد جماعت ایثار اور قربانی کا بے مثل نمونہ دکھا رہے ہیں۔ آپ نے مخالفین اسلام کی پیہم ناکامیوں اور معاشرتی بہبود کے لئے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ اشاعت و ترقی اسلام کے متعدد واقعات بیان کئے آخر میں آپ نے احباب کو خدمت اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور خدمت اسلام کا فریضہ پوری تندہی سے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(۲) دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کی مورخہ ۲۰ ستمبر کو ہوئی۔ آپ حال ہی میں لندن سے بذریعہ کار پاکستان تشریف لائے ہیں۔ آپ نے اپنے طویل سفر کے دلچسپ حالات سناتے ہوئے فرمایا۔ فضائی سفر کی نسبت بری سفر بہت کٹھن ہوتا ہے۔ سفر کی مشکلات کے علاوہ پاسپورٹ اور ویزا کے حصول میں دقتیں۔ آمد و رفت کی علاقائی پابندیاں سردردی کا باعث بنی رہتی ہیں۔ مختلف ممالک سے گذرتے وقت مختلف حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض دفعہ ایسے حادثات بھی پیش آجاتے ہیں جو اجنبی ماحول میں یکہ و تنہا مسافر کے لئے ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کا ہی ایک سہارا ہوتا ہے بین الاقوامی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ "ٹرکی اور ایران کے لوگوں میں پاکستان کے لئے باہمی مفاہمت اور اخوت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ ایران میں نیا مہیب زلزلہ کے رونما ہونے کے وقت آپ طہران میں پہنچ چکے تھے۔ لوگ اس ہولناک زلزلہ کی وجہ سے ترساں و ترساں تھے۔ آپ کو دوران سفر بعض احمدی مشنز میں جانے کا بھی موقع ملا۔ اور آپ ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے بڑے متاثر ہوئے۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ ساڑھے سات ہزار میل کا بذریعہ کار سفر کرنے میں جہاں مختلف قسم کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ وہاں اس طویل سفر کے نتیجہ میں معلومات اور تجربات میں معتدبہ اضافہ ہوا آپ کی تقریر کے بعد سوالات کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ جو طلبہ جامعہ کی مزید معلومات میں اضافہ کا باعث ہوا۔ بالآخر تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد یہ اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار محمد یوسف سلیم۔ الامین للجمعیۃ العلمیہ)

اہم تربیتی امور

۱۔ نماز باجماعت حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً میں نے ارادہ کیا۔ کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے حکم دوں کہ اس کے لئے اذان دی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کا امام بنے اور میں کچھ لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ وہ فربہ ہڈی یا دو عمدہ گوشت والی ہڈیاں پائے گا۔ تو یقیناً عشاء کی نماز میں آئے۔ (بخاری)

۲۔ داڑھی یہ اہم اسلامی شعار ہے جو صحابہؓ نے رسول کریمؐ کی تقلید میں اور آپ کے ارشاد کی تعمیل میں اختیار کیا۔ خلفاء راشدینؓ نے اس اسوۂ نبوی کو اپنایا۔ صوفیاء، مجددین اور علماء امت نے اس کی پیروی کی اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس سنت کو از سر نو اپنے نمونہ سے زندہ کیا اور آپ کے خلفاء و صحابہؓ نے اسکی پابندی کی۔ اور ہر ایک جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت پاتا ہے وہ اس شعار کی اہمیت کو محسوس کرتا ہے

۳۔ اطاعت وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ اور کسی مومن مرد یا مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کر دیں۔ تو وہ (پھر بھی) اپنے معاملہ کا اپنی مرضی سے فیصلہ کریں۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہ کھلی کھلی گمراہی میں پڑ جاتا ہے (احزاب رکوع ۵)

۴۔ سچائی حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"اور منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے۔ سچائی ہے۔ انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو۔ جھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے۔ اسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے۔ اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اسکو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راستگوئی سے روک دیتے ہیں۔ تب تک حقیقی طور پر راستگو نہیں ٹھہر سکتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

۵۔ پان۔ حقہ۔ زردہ۔ تمباکو۔ افیون وغیرہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے۔ اور ان سب کی سردار شراب ہے یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے۔ ان کو ضائع کر دیتی ہے"

(فتاویٰ ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

دعائے نعم البدل

مکرم عنایت اللہ صاحب صابر کلرک نظارت بیت المال ربوہ کا بچہ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۲۲؍۹ بوقت پانچ بجے شام بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے والدین کے لئے صبر جمیل کی توفیق ملنے اور نعم البدل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خوشی محمد کلرک بیت المال ربوہ)

مکان برائے فروخت

ایک باموقعہ مکان بعمارت پختہ سیمنٹڈ مسقف بہ بینٹل چھوٹے بڑے چھ کمروں اور وسیع برآمدہ پر مشتمل محلہ کے وسط میں آبادی کے عین درمیان ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ جلسہ گاہ وغیرہ صرف تین منٹ کے فاصلہ پر۔ پانی اور بجلی موجود خواہشمند احباب پتہ ذیل پر بالمشافہ گفتگو فرمائیں۔

"ط"

معرفت الفضل ربوہ

ہر انسان کیلئے ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵ — ۰۰	۷ — ۴۵	۷ — ۱۵	۵ بجے ۵ بجے کیلئے
۲	۷ — ۳۰	۱۱ — ۳۰ اوکھانوالی	۱۱ — ۰۰	۵ بجے ۲ جوہرآباد
۳	۱۰ — ۳۰	۱۲ — ۴۵	۴ — ۰۰	۷ بجے کیلئے
۴	۱۲ — ۱۵	۵ — ۴۵	بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لادیں (اڈہ انچارج)	
۵	۳ — ۱۵	۷ — ۴۵		
۶	۶ — ۱۵	۱۰ — ۳۰		

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

مسلم لیگ کے دونوں گروپوں کی آویزش کے خطرناک نتائج برآمد ہونگے

راجہ غضنفر علی خاں کی طرف سے ملکی استحکام و سالمیت کیلئے اختلافات ختم کرنے کی اپیل

لاہور ۸ ؍اکتوبر راجہ غضنفر علی خاں نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے دونوں گروپوں کی مسلسل آویزش اور مخاصمت کے نتائج خطرناک ہوں گے آپ نے دونوں گروپوں سے اپیل کی کہ اس نازک مرحلے پر اپنے اختلافات ختم کر کے ملک کی سالمیت اور استحکام کے لئے جد و جہد کریں۔

ایک بیان میں راجہ صاحب نے کہا ہے کہ ان کے اختلافات یکسر بے بنیاد ہیں اور انہیں ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ مسلم لیگ کے دونوں گروپوں کے بعض افراد کی ذاتی دشمنی اور ایک دوسرے سے متصادم خواہشات ہیں۔ راجہ صاحب نے بتایا ایک گروپ ان اصحاب پر مشتمل ہے جو مارشل لاء کے نفاذ سے پہلے مسلم لیگی تھے۔ جبکہ دوسرے گروپ کے ارکان وہ ہیں جو مسلم لیگ سے اپنی وفاداری کا اعلان کرنا چاہتے تھے۔ یہ دونوں اپنے آپ کو مسلم لیگی اور نظریہ پاکستان کے علمبردار کہتے ہیں فخر محسوس کرتے ہیں اور دونوں مسلم لیگ کو اسی مقام پر لانے کے لئے مضطرب ہیں جہاں وہ فائز رہ چکی ہے۔ راجہ غضنفر علی خاں نے اس صورت حال کو مضحکہ خیز قرار دیا۔ آپ نے کہا یہ طریقہ اپنے نقطہ عروج پر اس وقت پہنچے گا جب دونوں گروپ ایک دوسرے کو ملک کے مفاد کی خاطر اپنی علیحدہ حیثیت ختم کرنے کی دعوت دیں گے۔

راجہ صاحب نے بیان میں مزید کہا ہے کہ موجودہ حالات کو دیکھکر ہر زیرک شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ دونوں گروپوں کی مخاصمت اور سب و شتم کے سلسلے سے دونوں گروپ لڑ دریا شاید ختم ہو جائیں گے۔ اگر وہ اپنے بے بنیاد اختلافات ختم کر دیں تو اس نازک مرحلہ پر انہیں ملک کی سالمیت اور استحکام کے لئے کام کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ ملک میں جو سیاسی خلا موجود ہے مسلم لیگ ہی اسے اچھی طرح پر کر سکتی ہے اور مسلم لیگی ہی ان مسائل کے چیلنج کو قبول کر سکتے ہیں۔ جو ملک کو درپیش ہیں۔ راجہ صاحب نے اعلان کیا کہ اگر مسلم لیگی دو گروپوں میں بٹے رہے تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے متنبہ کیا کہ دونوں کیمپوں کی مسلسل مخاصمت اور آویزش سے ملک کے وسیع تر مفادات کو نقصان پہنچے گا۔ میں اس کی طرف صدر مملکت کی خصوصی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر صدر مملکت کے اقدام سے دونوں مخاصم گروہ حقیقت کا احساس کریں اور ملک کی ضروریات کو پیش نظر رکھیں تو صدر کے اس اقدام کے نتائج خاطر خواہ ہوں گے۔

راجہ صاحب نے آخر میں توقع ظاہر کی ہے کہ صورت حال مزید خراب ہونے سے پہلے ہی کوئی اقدام کیا جائے۔

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

برادرم عبد الشکور صاحب اسلم نے کراچی یونیورسٹی سے M.Sc. Botany کے سال اول میں ۳۲۵/۴۰۰ نمبر لے کر یونیورسٹی بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید ترقیات عطا فرمائے اور یہ کامیابی ہر لحاظ سے ان کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ نیز عزیز موصوف کی صحت اچھی نہیں رہتی ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن۔ خلافت لائبریری ربوہ)

رپورٹ واپڈا کے چیئرمین کے حوالہ کر دی گئی

راولپنڈی ۸ ؍اکتوبر۔ صدر ایوب خاں نے آج مغربی پاکستان میں تھور و سیم کے مسئلہ کے بارے میں امریکی سائنسدانوں کی تیار کردہ رپورٹ، مغربی پاکستان واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحٰق کے حوالہ۔ صدر کینیڈی نے صدر ایوب کے حالیہ دورہ امریکہ کے دوران انہیں یہ رپورٹ دی تھی خیال ہے کہ پاکستان کا دورہ کرنے والی امریکی سائنسدانوں کی ٹیم کے سربراہ ڈاکٹر روجر ابویلی تھور و سیم کے مسئلہ کے سلسلہ میں پاکستانی حکام سے بات چیت کرنے کے لئے کسی وقت پاکستان آئینگے

جلسہ سیرت صحابہ

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ۔ جلیل القدر صحابہ حضرت نواب محمد علی خاں رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں مورخہ ۱۰/۱۱ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں جلسہ ہوگا۔ جس میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔ اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف ان بزرگوں کی سیرت پر روشنی ڈالیں گے ان کے علاوہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا مضمون بھی جو آپ نے خاص اس جلسہ کے لئے تحریر فرما کر بھجوایا ہے۔ سنایا جائے گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

یوگنڈا کی ساڑھے ۷ لاکھ آبادی منگل کو آزادی حاصل کر لے گی

یوم آزادی پر بیس ہزار سے زیادہ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دینے کا فیصلہ

لندن ۸ ؍اکتوبر۔ برطانیہ کے زیر انتداب ایک افریقی علاقہ یوگنڈا آئندہ منگل کے روز (۹۔ اکتوبر کو) آزاد کر دیا جائے گا اور اس کے آٹھ لاکھ افراد دنیا کی آزاد قوموں کی صف میں شامل ہو جائیں گے۔

یوگنڈا کی آزادی کا آغاز منگل کو آدھی رات کے بعد ہوگا۔ جبکہ یونین جیک کی جگہ یوگنڈا کا تین رنگوں (سرخ زرد اور سیاہ) والا جھنڈا لہرایا جائے گا اور برطانیہ کی ملکہ الزبتھ کے نمائندے ڈیوک آف کینٹ یوگنڈا کی آزادی کا اعلان کریں گے۔

یوگنڈا کے وزیر اعظم ملٹن اوبوٹے نے فیصلہ کیا ہے کہ یوم آزادی پر دس ہزار سے زائد سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے حکومت کا خیال ہے کہ اس اقدام سے حکمران جماعت پیپلز کانگریس اور حزب اختلاف ڈیموکریٹک پارٹی میں اتحاد قائم ہو جائے گا۔ گذشتہ اپریل کے دوران جب ملک میں پہلی مرتبہ انتخابات ہوتے تھے تو ملک کی سیاسی فضا کافی ناخوشگوار ہو گئی تھی اور وزیر اعظم اوبوٹے کی جماعت پیپلز کانگریس نے اپنی مخالف جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کو شکست دی تھی۔

یوگنڈا کو اس وقت کافی مسائل درپیش ہیں ہمسایہ قبائلی سلطنتوں بو یورہ اور یوگنڈا کے سابق فنڈیم پر خالش کے علاوہ اندرونی معاملات میں بھی ملک کے آئندہ انتظامی ڈھانچہ کے متعلق لوگوں میں کافی اختلاف موجود ہے۔ اس لئے ملک کے سیاسی استحکام کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے مگر مبصروں کا خیال ہے کہ وزیر اعظم اوبوٹے ضرورت پڑنے پر سختی سے کام لے کر یوگنڈا کو دوسرا کانگو نہیں بننے دیں گے حال ہی میں آپ نے انتشار پسند عناصر کو متنبہ کیا ہے کہ اگر ان کی حرکات سے ملک کے وجود کو کوئی نقصان پہنچنے کا احتمال ہوا تو ان کے ذمہ دار لیڈروں کو فوراً گرفتار کر لیا جائے گا۔

بھارت چینی علاقہ پر زبردستی قبضہ کرنا چاہتا ہے

پیکنگ ۸ ؍اکتوبر۔ کمیونسٹ چین کے وزیر خارجہ مارشل چین یی نے کل یہاں کہا کہ دنیا دیکھ لے گی کہ بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ میں کون فریق حق و انصاف پر ہے چینی وزیر خارجہ نیپال کے سفیر کی جانب سے دی گئی ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ یہ دعوت چین اور نیپال میں سرحدی سمجھوتہ کی پہلی سالگرہ کے موقع پر دی گئی تھی۔ چینی وزیر خارجہ نے الزام لگایا کہ بھارت دباؤ ڈال کر چینی علاقہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

دریں اثناء بھارت نے کمیونسٹ چین کے نام ایک مراسلہ میں کہا ہے کہ وہ کسی دباؤ کے تحت چین سے مذاکرات شروع کرنے پر تیار نہیں۔ بھارتی مراسلہ میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ چین مذاکرات سے قبل بھارت کے شمال مشرقی سرحدی علاقہ سے اپنی فوجیں ہٹا لے۔

بحرین کے وفد کی پاکستانی حکام سے بات چیت

کراچی ۸۔ اکتوبر بحرین میں مچھلیاں ڈبوں میں بند کرنے اور سنگ مرمر کا کارخانہ لگانے کے بارے میں پاکستانی حکام اور بحرین کے تجارتی وفد کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے ان دونوں کارخانوں پر جو مشترکہ طور پر قائم کئے جائیں گے۔ دس لاکھ روپے کے قریب لاگت آئے گی۔ بحرین کے دو رکنی سرکاری وفد کے قائد مسٹر عبد الرحمان نے بتایا کہ پاکستانی تاجر بحرین کو سنگ مرمر سپلائی کریں گے، جہاں اسے صاف کر کے اس پر پالش کی جائیگی۔

یمن میں بیس فوجی اور شہری گرفتار

قاہرہ ۸ ؍اکتوبر۔ خبر ملی ہے کہ یمن کی نئی حکومت نے اب تک بیس فوجی اور شہری گرفتار کئے ہیں نئے وزیر اعظم کرنل عبد اللہ سلال کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ امام البدر کے خاندان کے بیس افراد اور ملازم زندہ ہیں ان میں ان کی والدہ اور چھوٹی بہن بھی شامل ہیں لیکن خود سیف الاسلام البدر محل کے ملبہ کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے تھے۔ نئے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ انقلابی حکومت ملک میں ایک طاقتور فوج قائم کرے گی اور سکول اور ہسپتال کھولے گی۔

ریڈیو صنعاء کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ کمیونسٹ چین اور سوڈان نے یمن کی انقلابی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴